Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرینکفورٹ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا پُرہجوم پریس کانفرنس سے خطاب

ہیمبرگ اور فرینکفورٹ کے گردونواح کے چار صد احباب سے ملاقات

حضور ایدہ اللہ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

(صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کی کیبل گرام)

ربوہ ۱۰ وفا / جولائی۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ اور حضور بمعہ اہل قافلہ بخیریت فرینکفورٹ میں قیام پذیر ہیں۔

یہ بات اس کیبل گرام میں بتائی گئی ہے جو کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے فرینکفورٹ سے جناب امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے نام یہاں بھیجی ہے اور جو کہ آج صبح موصول ہوئی ہے۔

کیبل گرام میں بتایا گیا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جرمنی کی سرزمین میں اعلائے کلمہ اسلام میں مصروف ہیں۔ اور اہل مغرب کو پیغام حق پہنچانے میں دن رات کوشاں ہیں۔

محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے بتایا ہے کہ ۷ جولائی بروز سوموار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مغربی جرمنی کے اس اہم صنعتی اور تجارتی مرکز میں ایک پُرہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ اور اہل مغرب کو اسلام کا پیغام پہنچایا۔ یہ پریس کانفرنس دو گھنٹے تک جاری رہی۔ اور اس میں کثیر تعداد میں صحافیوں نے شرکت کی۔ اور اسلام اور احمدیت کے بارے میں حضور ایدہ اللہ سے متعدد سوالات کئے۔ جن کا حضور نے کافی و شافی جواب دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کانفرنس کا بہت اچھا اثر مرتب ہوا۔ اس کی تفاصیل ابھی آرہی ہیں۔

کیبل گرام میں بتایا گیا ہے کہ ۵ جولائی کو حضور نے فرینکفورٹ کے گردو نواح سے آئے ہوئے دو صد احباب جماعت کو شرف ملاقات بخشا۔ اور انہیں قیمتی نصائح سے نوازا۔ اس سے اگلے روز ۶ جولائی کو حضور نے ہیمبرگ کے علاقے کے دو صد احمدی احباب کو ملاقات کا موقعہ دیا۔ یہ دونوں اجتماعی ملاقاتیں ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ اور نہایت پُرشفقت انداز میں احباب سے گفتگو کی۔ فرینکفورٹ اور ہیمبرگ کے احباب اپنے روحانی آقا کا نورانی وجود اپنے درمیان پاکر مسرت و شادمانی سے شاداں و فرحاں تھے۔ اور خوشی کے مارے پھولے نہ سماتے تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

The Daily ALFAZL RABWAH

چندہ ہفتہ — قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۲۸ شعبان ۱۴۰۰ھ ۱۲ وفا ۱۳۵۹ ہش ۱۲ جولائی ۱۹۸۰ء | نمبر ۱۵۸

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کا مقصد طلباء میں اسلامی اخلاق کی تعمیر ہے۔ مرزا طاہر احمد

ربوہ میں تیسری فری کوچنگ کلاس کا افتتاح کر دیا گیا افتتاحی تقریب میں ۶۰ طلباء کی شرکت

ربوہ کے علاوہ دیگر بڑے شہروں میں بھی یہ کلاسیں شروع کی جائیں

ربوہ ۱۰ وفا / جولائی۔ ناظم ارشاد وقف جدید اور صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے کہا ہے کہ احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے قیام کا مقصد احمدی طلباء کے کردار کی تعمیر اور اسلامی اخلاق حسنہ کا قیام ہے۔ تاکہ ان میں خدمت قربانی اور ایثار کا جذبہ پیدا کیا جائے جو کہ جدید تہذیب کے کسی بھی سطحی اخلاق سے بہت بلند اور اعلیٰ ہے۔

محترم صدر صاحب آج صبح ۸ بجے ایوان محمود میں احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور، فیصل آباد کے زیر اہتمام اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے تعاون سے ایف ایس سی کے طلباء کے لئے شروع ہونے والی فری کوچنگ کلاس کا افتتاح کرتے ہوئے خطاب کر رہے تھے اس کلاس میں جو کہ گرمیوں کی چھٹیوں کے اختتام تک جاری رہے گی۔ فی الحال ۶۰ طلباء شامل ہو چکے ہیں۔ اس کلاس میں انگریزی، فزکس، کیمسٹری، ریاضی، اکنامکس اور شماریات کے مضامین پڑھائے جائیں گے اس ایسوسی ایشن کے تحت یہ تیسری کلاس ہے۔

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے کہا کہ طلباء کو چاہیئے کہ اعلیٰ اسلامی اخلاق اپنے اندر پیدا کریں جن کا سب سے پہلا مظہر یہ ہے کہ ہر شخص سے مسکرا کر بات کریں۔ انہوں نے احمدی طلباء کی اس کاوش کی تعریف کی۔ جس کے تحت اس کلاس کا سارا کام طوعی ہے اور کسی بھی شخص سے ایک پیسہ بھی نہیں لیا گیا۔

محترم میاں صاحب نے ایسوسی ایشن کے عہدہ داروں پر زور دیا کہ اس قسم کی کلاسیں دیگر شہروں میں بھی منعقد کی جائیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایسا کام ہے جو کہ ساری دنیا میں صرف جماعت احمدیہ کے نوجوان کر رہے ہیں اور بلا معاوضہ ٹھوس تعلیمی امداد طلباء کو دے رہے ہیں۔

اس کلاس کے اساتذہ میں ایوب اقبال، کریم الدین، احسان اللہ ہاشمی، حافظ انور جاوید، محمد اشرف، صلاح الدین، منیر احمد مبشر، مرزا وسیم احمد، مرزا حمید احمد، طاہر احمد ملک عبدالرشید، مالک وسیم احمد، مسعود احمد، بشارت احمد، ناصر جمیل، ریاض نوید اور انور حسن شاکر شامل ہیں۔

آج کی تقریب سے جن دیگر مقررین نے خطاب کیا ان میں صوفی بشارت الرحمٰن ناظر تعلیم، منور احمد نعیم صدر ایسوسی ایشن لاہور، احسان اللہ ہاشمی جنرل سیکرٹری فیصل آباد شامل ہیں۔

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ
الفضل ربوہ
۲۸ر شعبان ۱۴۰۰ھ
۱۲ر وفا ۱۳۵۹ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب زمین تنگ ہو جائے

- جب ہر طرف غم کی گھٹائیں چھا جائیں۔
- جب چہار سمت مایوسی اور نامرادی ڈیرے ڈال دے۔
- آسمان دشمن اور زمین مخالف ہو۔ اور زمین اپنی وسعت کے باوجود تنگ تر ہوتی نظر آئے۔
- دل قابو میں نہ ہو۔ دھڑکنیں بے چین ہوں، سانس کی آمد و رفت اپنے ٹھکانے پر نہ ہو۔
- ایسی صورت حال میں جبکہ ہر طرف مایوسی ہو جائے تو ایک حقیقی مومن کا ردّ عمل کیا ہونا چاہیئے۔
- کیا وہ ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ جائے۔
- کیا وہ منہ لٹکا کر رونا دھونا شروع کر دے۔
- کیا وہ ناکام و نامراد ہو کر زندگی سے مایوس ہو جائے۔

عام انسان سب کچھ کر سکتا ہے۔ لیکن ایک مومن ایسی کسی بھی حالت میں چاہے وہ کتنی ہی خوفناک، مایوس کن، یاس انگیز یا دردناک کیوں نہ ہو مایوسی کو پاس نہیں پھٹکنے دے گا۔ اس کی وجہ خدا تعالےٰ کا وہ ارشاد ہے جو اس کی آخری کتاب قرآن کریم میں مذکور ہے۔ ارشاد ہے کہ:۔

وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ۚ إِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ أَمْرِهِ ۚ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝ (الطلاق: ۴)

ترجمہ:۔ اور اس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں سے رزق آنے کا اسے خیال بھی نہیں ہوگا اور جو کوئی اللہ پر توکل کرتا ہے وہ (اللہ) اس کے لئے کافی ہے اللہ یقیناً اپنے مقصد کو پورا کر کے چھوڑتا ہے۔ اللہ نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر چھوڑا ہے۔

قرآن حکیم کا ارشاد بالا ایک مومن کو توکل کی نہایت ہی حسین اور دلربا تعلیم دیتا ہے اور صاحبان تجربہ گواہ ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی ذات پر توکل کرنے والے اس دنیا میں ایسے ایسے حیرت انگیز نتائج دیکھتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اسی قسم کا ایک تجربہ حضرت مہدی دوران امام آخر الزمان مسیح موعود علیہ السلام کو بھی ہوا۔ جو کہ روحانی لذّت اور لطف کا ایک حسین مرقع ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"ایک دفعہ اتفاقاً ہمیں پچاس۵۰ روپے کی ضرورت پیش آئی اور جیسا کہ اہل فقر اور توکل پر کبھی کبھی ایسی حالت گذرتی ہے اس وقت ہمارے پاس کچھ نہ تھا۔ سو جب ہم صبح کے وقت سیر کے واسطے گئے تو اس ضرورت کے خیال نے ہم کو یہ جوش دیا کہ اس جنگل میں دُعا کریں۔ پس ہم نے ایک پوشیدہ جگہ میں جا کر اس نہر کے کنارہ پر دُعا کی جو قادیان سے تین میل کے فاصلہ پر بٹالہ کی طرف واقع ہے جب ہم دُعا کر چکے تو دُعا کے ساتھ ہی ایک الہام ہوا۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔ "دیکھ میں تیری دُعاؤں کو کیسے جلد قبول کرتا ہوں"۔ تب ہم خوش ہو کر قادیان واپس آئے اور بازار کا رُخ کیا تاکہ ڈاکخانہ سے دریافت کریں کہ آج ہمارے نام کچھ روپیہ آیا ہے یا نہیں۔ چنانچہ ہمیں ایک خط ملا جس میں لکھا تھا کہ پچاس روپیہ لدھیانہ سے کسی نے روانہ کئے ہیں۔ اور غالباً وہ روپیہ اسی دن یا دوسرے دن ہمیں مل گیا"

(نزول المسیح صفحہ ۲۳۴)

گویا کہ مشکل کے وقت گھبرانے کی بجائے اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے دعا کرنی چاہیئے۔ خدا تعالےٰ ہر مشکل آسان کرنے والا ہے ٭

تفسیر القرآن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

متقی کو نماز میں وہ لذّت ملتی ہے جو سخت پیاس کے وقت ٹھنڈے پانی سے حاصل ہوتی ہے

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ (البقرہ: ۳-۴)

ترجمہ:۔ یہی کامل کتاب ہے اس (امر) میں کوئی شک نہیں۔ متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے۔ جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور جو (کچھ) ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں۔

"متقی کی دوسری صفت یہ ہے يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ یعنی وہ نماز کو کھڑی کرتے ہیں متقی سے جیسے ہو سکتا ہے نماز کھڑی کرتا ہے یعنی کبھی اس کی نماز گر پڑتی ہے پھر اسے کھڑا کرتا ہے۔ یعنی متقی خدا سے ڈرا کرتا ہے اور وہ نماز کو قائم کرتا ہے۔ اس حالت میں مختلف قسم کے وساوس اور خطرات بھی ہوتے ہیں جو پیدا ہو کر اس کے حضور میں حارج ہوتے ہیں اور نماز کو گرا دیتے ہیں لیکن یہ نفس کی اس کشاکش میں بھی نماز کو کھڑا کرتا ہے۔ کبھی نماز گرتی ہے مگر یہ پھر اسے کھڑا کرتا ہے اور یہی حالت اس کی رہتی ہے کہ وہ تکلف اور کوشش سے بار بار اپنی نماز کو کھڑا کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس کلام کے ذریعہ ہدایت عطا کرتا ہے اس کی ہدایت کیا ہوتی ہے؟

اس وقت بجائے يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ کے ان کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ وہ اس کشمکش اور وساوس کی زندگی سے نکل جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعہ انہیں وہ مقام عطا کرتا ہے جس کی نسبت فرمایا ہے کہ بعض آدمی ایسے کامل ہو جاتے ہیں کہ نماز ان کے لئے بمنزلہ غذا ہو جاتی ہے اور نماز میں ان کو وہ لذت اور ذوق عطا کیا جاتا ہے جیسے سخت پیاس کے وقت ٹھنڈا پانی پینے سے حاصل ہوتی ہے کیونکہ وہ نہایت رغبت سے اسے پیتا ہے اور خوب سیر ہو کر حظ حاصل کرتا ہے یا سخت بھوک کی حالت ہو اور اسے نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا خوش ذائقہ کھانا مل جاوے جس کو کھا کر وہ بہت ہی خوش ہوتا ہے۔ یہی حالت پھر نماز میں ہو جاتی ہے وہ نماز اس کیلئے ایک قسم کا نشہ ہو جاتی ہے جس کے بغیر وہ سخت کرب و اضطراب محسوس کرتا ہے لیکن نماز کے ادا کرنے سے اسکے دل میں ایک خاص سرور اور ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے جس کو ہر شخص نہیں پا سکتا اور نہ الفاظ میں یہ لذّت بیان ہو سکتی ہے اور انسان ترقی کر کے ایسی حالت میں پہنچ جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اسے ذاتی محبت ہو جاتی ہے اور اس کو نماز کے کھڑے کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ اسلئے کہ وہ نماز اس کی کھڑی ہی ہوتی ہے اور ہر وقت کھڑی ہی رہتی ہے اس میں ایک طبعی حالت پیدا ہو جاتی ہے اور ایسے انسان کی مرضی خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہوتی ہے۔ انسان پر ایسی حالت آتی ہے کہ اسکی محبت اللہ تعالیٰ سے محبت ذاتی کا رنگ رکھتی ہے اسمیں کوئی تکلّف اور بناوٹ نہیں ہوتی جس طرح پر حیوانات اور دیگر انسان اپنے ماکولات و مشروبات اور دوسری شہوات میں لذّت اٹھاتے ہیں اس سے بہت بڑھ چڑھ کر وہ مومن متقی نماز میں لذت پاتا ہے اس لئے نماز کو خوب سنوار سنوار کر پڑھنا چاہیئے۔ نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ نماز مومن کا معراج ہے۔ اس دین میں ہزاروں لاکھوں اولیاء اللہ۔ راستباز۔ ابدال۔ قطب گزرے ہیں۔ انہوں نے یہ مدارج اور مراتب کیونکر حاصل کئے؟ اسی نماز کے ذریعہ سے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ۔ یعنی میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے اور فی الحقیقت جب انسان اس مقام اور درجہ پر پہنچتا ہے تو اس کیلئے اکمل اتم لذّت نماز ہی ہوتی ہے اور یہی معنے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے ہیں۔ پس کشاکش نفس سے انسان نجات پا کر اعلیٰ مقام پر پہنچ جاتا ہے"۔ (تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۱۲-۱۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برکات و افضال کا حامل مہینہ

سلطان احمد پیر کوٹی

رمضان المبارک کی آمد آمد ہے چونکہ یہ مہینہ روحانی موسم بہار ہے اس لئے اسی میں انسانی اعمال کے پودوں میں نئے نئے شگوفے نکلیں گے۔ نئی نئی شاخیں نکلیں گی اور وہ اپنی بھینی بھینی خوشبو سے فضا کو معطر کر دیں گے اور اس ماہ میں پوری نشوونما پانے کے بعد ان پر کثرت سے پھول اور پھل لگیں گے اور اس طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے اجر میں بھی کئی گنا زیادتی ہوگی۔

احباب کرام یقیناً اس مبارک مہینہ سے کما حقہٗ فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہوں گے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر فرد جماعت کا یہ عزم کرے کہ وہ اس ماہ کے تمام روزے پوری شرائط کے ساتھ رکھے گا اس ماہ میں وہ عبادات ذکر الٰہی تلاوت قرآن کریم اور دعاؤں پر زور دے گا۔ ہر قسم کے لڑائی جھگڑوں سے خواہ وہ کتنے ہی معمولی کیوں نہ ہوں اجتناب کرے گا۔ دوسروں سے ہمدردی اور محبت سے پیش آئے گا۔ ضرورت پیش آنے پر وہ بنی نوع کی ہر قسم کی مدد کرنے کے لئے آمادہ و تیار ہوگا۔ انفاق فی سبیل اللہ پر زور دے گا۔ لوگوں کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں کرے گا پھر رمضان مبارک کے دوران اس نے جو سبق حاصل کیا ہے جو ریاضت یا مشق اس نے کی ہے اسے وہ سال کے دوسرے مہینوں میں بھی جاری رکھے گا۔ تو ہم یقیناً رمضان المبارک سے کما حقہٗ فائدہ اٹھانے والے ہوں گے۔

رمضان بہت سی برکتوں اور رحمتوں کو اپنے ساتھ لے کر آتا ہے۔ رمضان رمض سے نکلا ہے جس کے معنے تپش اور حرارت کے ہیں اور یہ حرارت اور تپش روحانی بھی ہو سکتی ہے اور جسمانی بھی اور اس لفظ میں اس ماہ کی اس برکت کی طرف اشارہ ہے۔ کہ انسانی اعمال کی کھیتیوں میں جو جڑی بوٹیاں خودبخود اگ آتی ہیں اور وہ اصل پودوں کی غذا کو ضائع کرکے اور بعض اوقات ان کو نقصان پہنچاتی ہیں اور بالآخر انسانی اعمال کی فصل کو کمزور اور تباہ کر دیتی ہیں۔ رمضان نہ صرف ان جڑی بوٹیوں کو جلا کر راکھ کر دیتا اور انہیں فنا کر دیتا ہے بلکہ انسانی اعمال کے پودوں کی جڑوں کو مناسب خوراک اور غذا مہیا کرتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں وہ پوری طرح نشوونما پاتے ہیں اور ان پر کثرت سے پھول اور پھل آتے ہیں اور نہ صرف رمضان پرانے اعمال کے پودوں کی آبیاری کرتا اور انہیں نقصان دہ بوٹیوں اور جھاڑیوں سے بچاتا اور محفوظ کرتا ہے۔ بلکہ حرارت ایمانی کے نتیجہ میں اس کے دوران انسان نئے پودے بھی بڑی کثرت سے لگاتا۔ اور اپنے روحانی باغات میں قابل قدر اضافہ کرتا ہے۔ نیز رمضان روحانی آلودگیوں گندگیوں اور میل کچیل کو دور کرکے انسان کے روحانی لباس کو اجلا اور صاف بنا دیتا ہے اور اس میں روحانی خوشبو اور نور پیدا کرنے کا موجب بنتا ہے۔

رمضان میں حرارت ایمانی پیدا ہونے کی وجہ سے انسان کی روحانیت ترقی کرتی ہے۔ انسان ایک وقت تک کھانا پینا ترک کرکے اپنے نفس پر موت وارد کرتا اور اپنی شہوانی اور نفسی خواہشات کو نظر انداز کرکے اپنی نسل کو قربان کرنے کے لئے آمادہ و تیار ہونے کا ثبوت مہیا کرتا ہے اور پھر اس ماہ میں وہ ان اعمال پر مداومت اختیار کرکے اپنی قربانیوں میں استقلال دکھاتا ہے اس طرح اس کا تعلق خدا تعالیٰ سے پیدا ہوتا ہے وہ استقلال سے نیکی پر قائم ہو جاتا ہے۔ گمراہی سے محفوظ و مصئون ہو جاتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ انسان استقلال سے قربانیوں کے بغیر خدا تعالیٰ کو پا ہی نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا صحیح وارث وہی ہوتا ہے جو نیکی پر استقلال دکھاتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رمضان کی وجہ تسمیہ یہ بتائی ہے کہ

"انما سمی رمضان
لان الذنوب ترمض
فیہ"

اس ماہ کا نام رمضان اس لئے رکھا گیا ہے کہ اس میں روزوں کی جو عبادت بجا لائی جاتی ہے اس سے گناہ جل جاتے ہیں۔

اور روزوں کے نتیجہ میں جو حرارت ایمانی اور شوق و ذوق پیدا ہوتا ہے اس سے انسان زیادہ سے زیادہ نیک اعمال بجا لانے کے قابل ہو جاتا ہے

جسمانی لحاظ سے بھی رمضان بہت بابرکت مہینہ ہے اس کے روزوں کے نتیجہ میں جسم سے نقصان اور فساد پیدا کرنے والا مواد نکل جاتا ہے اور جسم صحت کی نعمت سے مالا مال ہو جاتا ہے۔ روزے کے ذریعہ انسان کئی قسم کے امراض سے نجات پا جاتا ہے پھر روزہ کے ذریعہ انسان میں مشقت اور تکلیف برداشت کرنے کی عادت پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ آنے والی مشکلات کا دلیری اور ہمت سے مقابلہ کرتا ہے۔ اور کامیابی حاصل کرتا ہے اور جسم میں تر و تازگی اور قوت محسوس کرتا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کا ذکر فرماتے ہوئے اس کی ایک خصوصیت کا ذکر یوں فرماتا ہے کہ:۔

"أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ"

کہ اس میں قرآن کریم کی کامل و اکمل شریعت کا نزول ہوا

اور اس ماہ کو نزول قرآن سے مخصوص کرنے میں اس طرف اشارہ ہے کہ اس ماہ کا الہام الٰہی کے نزول سے خاص تعلق ہے کیونکہ الہام الٰہی کا نزول تکالیف اور مصائب کے ایام میں ہوا کرتا ہے جب تک کوئی قوم تکالیف۔ شدائد اور مصائب میں نہیں پڑتی اس کے دن راتیں نہیں بن جاتے وہ بھوک اور پیاس برداشت نہیں کرتی انسانی جسم اندر اور باہر سے تکلیف نہیں اٹھاتا۔ اس وقت تک خدا تعالیٰ کا کلام اس پر نازل نہیں ہو سکتا۔ پس اگر کوئی شخص اپنے اوپر الہام الٰہی کا دروازہ کھولنا چاہتا ہے اور اپنے محبوب سے ہمکلام ہونے کا شرف حاصل کرنا چاہتا ہے اور کون ہے جو محبوب سے ہمکلام ہونا نہ چاہتا ہو تو اس کا آسان طریق یہی ہے کہ وہ رمضان المبارک کی عبادات بجا لائے۔ اسی ماہ کو ذکر الٰہی اور دعاؤں میں گزارے اپنے اوپر سختی اور تکالیف وارد کرے۔ اپنے اندر قربانی کی روح پیدا کرے اور اپنے دنوں کو راتیں بنائے

غرض رمضان المبارک کی ایک برکت یہ ہے کہ یہ مہینہ انسان کے لئے خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہونے کے مواقع پیدا کرتا ہے اور اس کے اندر ایسی اہلیت پیدا کر دیتا ہے کہ اس پر خدا تعالیٰ کا الہام نازل ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا ہی خوب فرمایا ہے:۔

"وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار"

رمضان المبارک کے مہینہ کو دعاؤں کی قبولیت کے ساتھ گہرا تعلق ہے قرآن کریم میں اس ماہ کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

"اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ
عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ
اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ
اِذَا دَعَانِ"

اے رسول جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو تو جواب دے کہ میں اس کے پاس ہی ہوں جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا کو سنتا ہوں اور قبول کرتا ہوں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ یوں تو اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہی اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا اور ان کی حاجات کو پورا کرتا ہے لیکن اس ماہ کے ایام قبولیت دعا کے لئے مخصوص ہیں اس لئے تم ان سے فائدہ اٹھاؤ اور اس کے قریب ہونے کی کوشش کرو۔ پس یہ ایسا مہینہ ہے جس میں دعا کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ

نے اِنِّیْ قَرِیْبٌ کے الفاظ فرمائے ہیں
اگر خدا تعالیٰ قریب ہونے کے باوجود
کسی کو نہ مل سکے تو اس سے زیادہ
بدقسمت اور کون ہوگا پھر یہیں بس نہیں کہ خدا
تعالیٰ رمضان المبارک میں مومنوں کے
قریب آجاتا ہے اور ان کی دعاؤں کو
سن کر انہیں شرف قبولیت بخشتا ہے
بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ رمضان کی ہر رات کے آخر
میں ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ
کیا کوئی سوالی ہے کہ اسے دیا جائے
کیا کوئی مغفرت چاہنے والا ہے کہ
اس کے گناہ معاف کئے جائیں اور
کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ اس کی
توبہ قبول کی جائے گویا رمضان المبارک
میں خدا تعالیٰ نہ صرف اپنے خزانوں
کو لوگوں کے لئے کھول دیتا ہے اور
اجازت دے دیتا ہے کہ جو چاہے
اور جتنا چاہے اٹھا کر لے جائے بلکہ
وہ لوگوں کو پکار پکار کر اپنے خزانوں
کی طرف متوجہ کرتا ہے اور حسب
ضرورت اس سے لے جانے کی تحریک
کرتا ہے اور کہتا ہے دیکھو میرے
خزانے کھلے ہیں اپنی ضرورت کے
مطابق ان سے لو خزانے کھلے
ہوں اور مالک خزانہ پکار پکار کر
خود کہے کہ تم اپنی جھولیاں بھر کے
لے جاؤ تو کتنا ہی بدقسمت ہوگا
وہ شخص جو ان سے پھر بھی محروم رہے
پس رمضان دعاؤں کی قبولیت
کا مہینہ ہے سو آپ اس مہینہ میں
خدا تعالیٰ کے دامن کو مضبوطی سے
پکڑ لیں اور اپنے عمل سے ثابت کر
دیں کہ آپ اس کے در کو چھوڑ کر
اور کہیں نہیں جائیں گے اس کی خاطر
بھوک اور پیاس کی تکلیف کو بھی
برداشت کریں گے۔ اپنی نیندوں
کو بھی حرام کریں گے۔ اس کی خاطر
حلال چیزوں سے بھی منہ موڑ لیں گے
تو آپ اللہ تعالیٰ کی یہ آواز بھی
سن لیں گے کہ اِنِّیْ قَرِیْبٌ میں تمہارے
قریب ہی ہوں اور اس آواز کے
یہ معنے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ہر
وقت آپ کے ساتھ رہے گا وہ
آپ کی جائز ضروریات کو پورا کریگا
نیک خواہشات کی تکمیل کرے گا۔
دشمن کے شر سے محفوظ رکھے گا وہ آپ
کو ایک ایسی ڈھال عطا کرے گا جو
دشمن اور شیطان کے حملوں سے آپ
کو محفوظ رکھے گی اور سچ بات تو یہ ہے
جس کو خدا مل جائے اس کو اور کسی
چیز کی ضرورت ہی کیا ہے؟

اس ماہ میں دعاؤں کی قبولیت
کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس میں اللہ
تعالیٰ اپنے خاص فضل سے گناہوں
کے محرکات کو دبا دیتا ہے اور
نیکی کی ترغیب دیتا ہے رسول کریم
صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ
فُتِّحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ
وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ
جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ
الشَّيَاطِيْنُ۔

جب رمضان شروع ہوتا ہے
تو آسمان کے دروازے کھول دیئے
جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے
بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین
کو پابہ زنجیر کر دیا جاتا ہے۔

اس حدیث میں آسمان کے دروازے
کھل جانے سے یہی مراد ہے کہ
آسمانی رحمتوں کا نزول ہونے لگتا
ہے اور انسان کے اعمالِ صالحہ جو
خلوص نیت سے کئے جائیں وہ
آسمانوں میں داخل ہو سکتے ہیں
اور جہنم کے دروازے بند ہونے
سے یہ مراد ہے کہ روزہ دار کے
لئے ایسے سامان پیدا کر دیئے
جاتے ہیں کہ وہ گناہوں سے بچنے
لگ جاتا ہے اور جن باتوں سے
اسے روکا جاتا ہے ان سے وہ
رک جاتا ہے اور یہی چیزیں ہیں
جن کے نتیجہ میں جہنم کے دروازے
کھلتے ہیں اور جب جہنم کے دروازے
ہی بند ہو جائیں تو بے شک انسان
پر شیطانی حملے وہ اندرونی ہوں یا
بیرونی کارگر نہیں ہوتے اور وہ
ان سے محفوظ رہتا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے
رمضان المبارک کی یہ شان
بیان فرمائی ہے کہ:-

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ
اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا
غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِهٖ۔

جو شخص رمضان کے روزے
اس ایمان اور یقین کے ساتھ رکھتا
ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر اپنے
فضل کے دروازے کھولنے کے
لئے رمضان کا روزہ فرض کیا
ہے اور یہ ہمارے لئے رحمت کا موجب
ہے زحمت کا موجب نہیں اور اس
کے نتیجہ میں اپنے رب کی رضا کا
طالب ہو اور یہ عزم اس کے اندر
پایا جاتا ہو کہ میں نے اپنے رب
سے ثواب حاصل کرنے کی خاطر
روزہ رکھنا ہے تو اللہ تعالیٰ اس
کی تمام پچھلی کمزوریوں اور گناہوں
کو مغفرت کی چادر میں ڈھانپ
لیتا ہے اور اپنی رضا کی جنتوں میں
اسے داخل کرے گا۔

رمضان المبارک کی ایک بڑی
خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ایک
رات ایسی بھی آتی ہے جس کے
متعلق اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں
فرماتا ہے۔

"لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ
مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ
تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ
وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ
رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ
سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى
مَطْلَعِ الْفَجْرِ (القدر)

یہ رات جو لیلۃ القدر کہلاتی
ہے ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے ہر
قسم کے فرشتے اور کامل روح اس
رات میں اپنے رب کے حکم سے تمام
دنیاوی اور دینی امور لے کر
اترتے ہیں پھر فرشتوں کے اترنے
کے بعد تو سلامتی ہی سلامتی ہوتی
ہے اور یہ حال صبح کے طلوع ہونے
تک رہتا ہے۔

اور خدا تعالیٰ نے جس مہینہ
کی یہ شان بیان فرمائی ہو اس کی
فضیلت سے کوئی جاہل ہی انکار
کر سکتا ہے۔

لیلۃ القدر کے متعلق رسولِ
کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

من قام لیلۃ القدر
ایمانًا وّ احتسابًا غفرلہ
ما تقدم من ذنبہ

جو شخص ایمان اور ثواب کی نیت
سے اس رات قیام کرتا ہے اور
خدا تعالیٰ سے اپنی مغفرت کے
لئے دعائیں مانگتا ہے اس کے تمام
پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔
بیہقی نے ایک روایت نقل کی ہے کہ
لیلۃ القدر میں حضرت جبرائیل
علیہ السلام دوسرے ملائکہ کے ایک
گروہ میں زمین پر نزول فرماتے
ہیں اور یہ فرشتے ہر اس شخص پر
درود اور سلام بھیجتے ہیں جو اس
رات کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر ذکر الٰہی
میں مشغول رہتا ہے۔

اور مسند احمد بن حنبل میں یہ روایت
آئی ہے کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا:-

من حُرم خیرھا فیہ
فقد حُرم۔

جو رمضان میں بھی اس رات کی
برکات سے محروم رہتا ہے وہ بڑا
محروم ہی ہے۔

غرض انسان کئی برکات اور فضائل
کا حامل مہینہ ہے اس سے پورا پورا
فائدہ اٹھانا جماعت احمدیہ کے ہر
فرد کا فرض ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی فرماتے ہیں:-

"میں دوستوں کو نصیحت کرتا
ہوں کہ وہ رمضان سے پورے
طور پر فائدہ اٹھائیں کیونکہ
یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے
برکات نازل ہونے کے خاص
دن ہیں اس کی مثال یہ ہے
کہ جیسے ایک سخی اپنے خزانے
کے دروازے کھول کر اعلان
کر دے کہ جو آئے لے جائے
ان دنوں خدا تعالیٰ بھی اپنی
برکتوں اور رحمتوں کے دروازے
اپنے بندوں کے لئے کھول دیتا
ہے اور کہتا ہے آؤ اور آ کر
لے جاؤ۔"

(الفضل 9 اپریل 1929ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ
تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"اس مہینہ سے جتنا زیادہ سے زیادہ
فائدہ اٹھا سکتے ہو اٹھاؤ
اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ کی
جتنی رضا پا سکتے ہو اس کے
پانے کی کوشش کرو اور اپنے
دنوں کو بھی اور راتوں کو بھی
ایسے دن اور راتیں بناؤ کہ
جو دن اور راتیں خدا کے محبوب
بن جائیں۔"

(خطبہ جمعہ ۳۰ر دسمبر ۱۹۶۷ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت
کے ہر فرد کو اپنے فضل سے رمضان
کے فیوض اور برکات سے کما حقہ
اپنی جھولیاں بھر لینے کی توفیق
عطا فرمائے آمین۔

"ادائیگی زکوٰۃ
اموال کو بڑھاتی
اور تزکیہ نفس کرتی
ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں کا صفحہ

خدا کے ایک پیارے بندے کی کہانی

خدا کا ایک پیارا بندہ ہندوستان کی ایک چھوٹی سی بستی میں اپنا دکان میں بیٹھا مریضوں کو دیکھ رہا تھا اور دوائی دے رہا تھا۔ اچانک ڈاکیہ آیا اور اس نیک آدمی کے ہاتھ میں ایک تار تھما دیا۔ خدا کے پیارے بندے نے جب تار کھولا تو پتہ چلا کہ یہ خدا کے مسیح موعود کا تار ہے خدا کے مسیح موعود نے لکھا تھا۔ " بلا توقف دہلی پہنچو "

خدا کا یہ بندہ تار پڑھتے ہی اٹھ کھڑا ہوا۔ سب مریضوں کو چھوڑا۔ گھروالوں کو بھی اطلاع نہ دی اور سیدھا ریلوے اسٹیشن کی طرف چل پڑا جیب میں ہاتھ ڈال کر یہ بھی نہ دیکھا کہ دہلی جانے کے لئے کرایہ بھی ہے یا نہیں خدا کے اس پیارے بندے کے ذہن میں ایک ہی بات تھی کہ خدا کے مسیح موعود نے کہا ہے کہ کوئی توقف نہیں کرنا اور دہلی آنا ہے اس لئے اگر گھر گیا تو دیر ہو جائے گی۔ پیسے لینے گیا تو دیر ہو جائے گی کسی کو بتانے لگ گیا تو دیر ہو جائے گی۔ خدا کا یہ پیارا بندہ قادیان سے امرتسر پہنچ گیا وہاں جا کر معلوم ہوا کہ جیب میں جتنے پیسے تھے وہ سب ختم ہو گئے اور اب امرتسر سے دہلی جانے کا کرایہ بھی نہیں۔

مگر خدا کے اس پیارے بندے کو کسی کی پرواہ نہیں تھی اس کو اپنے خدا پر یقین تھا۔ امرتسر کے اسٹیشن پر گاڑی آنے میں کچھ دیر تھی خدا کا پیارا بندہ گاڑی کے انتظار میں اسٹیشن پر ٹہل رہا تھا۔

ساری دنیا جہان کا مالک خدا اپنے پیارے بندے کی طرف دیکھ رہا تھا خدا تعالیٰ کو اپنے اس پیارے بندے پر بہت پیار آیا جو کہ خدا کے مسیح موعود کی فرمانبرداری میں اتنا دیوانہ اور بے قرار تھا۔ خدا نے اپنے فرشتوں کو حکم دیا کہ اس کے پیارے بندے کے پاس دہلی کا ٹکٹ اور سفر خرچ کی رقم بھیج دی جائے۔

اچانک خدا کے اس پیارے بندے نے دیکھا کہ ریلوے اسٹیشن پر ایک شخص اس کی طرف بڑھتا آ رہا ہے جب وہ قریب آیا تو خدا کے پیارے بندے نے اسے پہچانا یہ ایک ہندو رئیس تھا اس ہندو نے عرض کیا کہ حضور! میری بیوی سخت بیمار ہے اسے جا کر ذرا کی ذرا دیکھ آئیں۔

خدا کے پیارے بندے نے جواب دیا کہ میں خدا کے مسیح موعود کے بلانے پر دہلی جا رہا ہوں میں دیر نہیں کر سکتا کہیں آ جا نہیں سکتا اس ہندو رئیس نے جواب دیا میرا گھر بالکل نزدیک ہے اور ابھی گاڑی آنے میں کچھ دیر باقی ہے میں گاڑی آنے سے پہلے آپ کو واپس چھوڑ جاؤں گا۔

چنانچہ خدا کے پیارے بندے نے حامی بھر لی۔

ہندو رئیس خدا کے پیارے بندے کو گاڑی میں بٹھا کر اپنے گھر لے گیا اور بیوی کا علاج کروانے کے بعد واپس اسٹیشن پر چھوڑ گیا اور خدا کے پیارے بندے کے ہاتھ میں دہلی کا ٹکٹ اور کچھ نقد رقم تھمادی اور بڑے ادب سے سلام کر کے چلا گیا۔

خدا کے پاک بندے نے اپنے رب کا شکر ادا کیا اور گاڑی میں بیٹھ کر خدا کے مسیح موعود کے پاس پہنچ گیا۔

پیارے بچو! جانتے ہو یہ خدا کا پیارا بندہ کون تھا؟

خدا کا یہ پیارا بندہ جماعت احمدیہ کے پہلے خلیفہ حضرت حافظ حاجی حکیم مولانا نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو کہ خدا کے مسیح موعود و مہدی موعود حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے بلاوے پر قادیان سے دہلی تشریف لے گئے تھے۔

(سوانح حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ صفحہ ۷۵ شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

پیارے بچو ذرا سنو !!

کیا آپ کو پتہ ہے کہ احمدی بچوں اور بچیوں کے لئے مرکز سلسلہ ربوہ سے ایک نہایت خوبصورت اور دلچسپ رسالہ ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" شائع ہوتا ہے یہ رسالہ اتنا مزیدار اور پُر لطف ہوتا ہے کہ ایک دفعہ ہاتھ میں لینے کے بعد چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔

اگر آپ اس کے خریدار نہیں ہیں تو آج ہی بنیں۔

(مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان۔ ربوہ)

بڑے آدمیوں کا بچپن :-

ایک واقعہ جسے میں عمر بھر نہیں بھلا سکتا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

" میرے بچپن کا ایک واقعہ ہے۔ بعض واقعات ایسے گذر جاتے ہیں انسان کی زندگی میں جنہیں وہ عمر بھر بھلا نہیں سکتا۔ میں چھوٹا تھا مدرسہ احمدیہ میں پڑھا کرتا تھا حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے مجھے پالا ہے ان کے پاس میں رہتا تھا انہوں نے مجھے یہ حکم دے رکھا تھا کہ میں باقی نمازیں تو مسجد مبارک میں پڑھوں لیکن چونکہ پڑھنا اور پھر سونا ہوتا تھا اور مسجد مبارک میں نماز دیر سے ہوتی تھی اس لئے عشاء کی نماز کے لئے مسجد اقصےٰ جایا کروں۔ وہ بھی پاس ہی تھی ...... بہر حال میں عشاء کی نماز میں مسجد اقصےٰ جایا کرتا تھا۔ دارالمسیح کے نیچے ایک گلی تھی ...... وہ گلی چھتی ہوئی تھی اور وہاں اندھیرا ہوا کرتا تھا ایک روز جس وقت میں نیچے اترا تو اس وقت مدرسہ احمدیہ کے طالب علموں کی قطار (وہ قطار میں نماز پڑھنے جایا کرتے تھے) اس گلی میں سے گذر رہی تھی۔ میں بھی ان کے ساتھ شامل ہو گیا لیکن چونکہ اندھیرا تھا اس لئے اتفاقاً میرا پاؤں مجھ سے آگے چلنے والے لڑکے کے پاؤں پر پڑا اس نے سلیپر پہنے ہوئے تھے۔ جب اس نے ایڑی اٹھائی تو اس کے سلیپر پر میرا پنجہ پڑ گیا تو اسے جھٹکا لگا مگر اس نے درگذر سے کام لیا لیکن خدا کا کرنا کیا ہوا کہ چار پانچ قدم کے بعد دوبارہ میرا پاؤں اسی پر جا پڑا تو اسے یہ خیال گذرا کہ شاید کوئی شرارت کر رہا ہے۔ چنانچہ اس نے پیچھے مڑ کر تاڑ سے میرے منہ پر چپیڑ لگا دی۔

خیر میں نے اسی وقت دل میں سوچا کہ اس کو کچھ پتہ نہیں کہ اس نے کیا کیا ہے اور اس نے کسے چپیڑ لگائی ہے اگر اسے پتہ لگ گیا تو یہ شرمندہ ہو گا میں کیوں اسے شرمندگی کا دکھ دوں یہ سوچ کر میں وہاں سے ایک طرف پیچھے ہٹ گیا۔ اور جب پندرہ بیس طالب علم گذر گئے تو پھر میں ان کے ساتھ ہو لیا۔ نہ مجھے پتہ ہے کہ وہ کون سا شخص ہے اور نہ اسے (اگر وہ اب تک زندہ ہے) پتہ ہے کہ اس نے کس کو چپیڑ لگائی تھی۔

پس مجھے یہ واقعہ بڑا پیارا لگتا ہے کیونکہ بچپن میں آدمی ویسے بھی بعض دفعہ تیزیاں دکھا جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس وقت سمجھ عطا کی کہ چپیڑ کے مقابلے میں چپیڑ نہیں لگائی ...... پس چاہیے مخالف کے ہاتھ سے تکلیف پہنچے یا چاہے اپنے بھائی کے ہاتھ سے تکلیف پہنچے ہر دو صورتوں میں درگذر سے کام لینا چاہیئے۔"

(الفضل ۱۳ رمئی ۱۹۸۰ء)

ایک حدیث

لَیْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّنَا

" وہ شخص ہم مسلمانوں میں سے نہیں جو ہمیں دھوکا دے "

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناظر صاحب تعلیم کا دورہ بہاولپور

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جن تعلیمی منصوبوں کا اعلان جلسہ سالانہ اور اس کے بعد کے مختلف خطبات میں کیا ہے اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے جماعت احمدیہ بہاولپور بھی سرگرم عمل ہے۔ ایک تعلیمی کمیٹی پہلے سے ہی کام کر رہی ہے جو وقتاً فوقتاً طلباء و طالبات کا تعلیمی جائزہ لیتی رہتی ہے اور انہیں مفید مشورے بھی دیتی رہتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے از راہِ شفقت مکرم صوفی بشارت الرحمن صاحب ناظر تعلیم کے ۳۰ رمئی کو بہاولپور کے دورہ کی منظوری عطا فرمائی۔ ضلع بہاولپور کے علاوہ اضلاع ملتان، مظفر گڑھ، وہاڑی، رحیم یار خان اور بہاولنگر کے امراء اضلاع و صدر صاحبان حسب ہدایت مرکز بہاولپور پہنچ گئے۔

مکرم صوفی صاحب نے نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے تعلیم کے بارے میں حضور کے ارشادات پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور نمایاں پوزیشنیں حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کے لئے انعامات کی تفصیل بھی بتائی اور یہ کہ کوئی احمدی بچہ میٹرک سے کم تعلیم یافتہ نہ ہو اور کوئی احمدی بچی مڈل سے کم تعلیم حاصل نہ کرے۔ اس سلسلہ میں کسی بھی رکاوٹ کو آڑے نہیں آنے دینا چاہیئے۔

مکرم صوفی صاحب چونکہ صدر مجلس کارپرداز بھی ہیں اس لئے انہوں نے موصیان اور موصیات کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ وہ اپنی زندگیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودہ ارشادات جو رسالہ "الوصیۃ" میں درج ہیں کے مطابق ڈھالیں اور دوسرے احمدیوں کے لئے بطور نمونہ اور لیڈر کے بنیں اور قربانی اخلاص اور عمل میں دوسروں سے ممتاز نظر آئیں۔

نماز جمعہ کے بعد سوال و جواب کی مجلس منعقد ہوئی۔ دوستوں نے تعلیم اور وصیت کے بارے میں متعدد سوالات کئے۔ مکرم صوفی صاحب نے سب کے تسلی بخش جوابات دیئے۔ یہ مجلس شام ۴ بجے تک جاری رہی جو بے حد مفید تھی

شام چھ بجے بعض غیر احمدی معززین کی ملاقات صوفی صاحب سے کروائی گئی جس کے اچھے نتائج ظاہر ہوئے ہیں۔

نماز مغرب کے بعد مجلس عاملہ جماعت احمدیہ بہاولپور، انصار اللہ، طلباء اور تعلیمی کمیٹی سے صوفی صاحب نے الگ الگ ملاقات کی۔ اس موقعہ پر تعلیمی کمیٹی کی طرف سے تازہ سفارشات مکرم ناظر صاحب کی خدمت میں پیش کی گئیں۔ جسے آپ نے بہت سراہا۔

دوسرے دن یعنی ۳۱ رمئی کو مکرم ناظر صاحب سے دوستوں کی انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ غرض یہ دونوں دن بڑی مصروفیت بشاشت اور ایمان افروز ماحول میں گذرے۔ شام چھ بجے مکرم صوفی صاحب واپس ربوہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ اس دورہ کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

(چوہدری افضال احمد منیر جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ بہاولپور)

مقابلہ مضمون نویسی برائے اطفال و ناصرات

اطفال و ناصرات کا علمی و ادبی ذوق اجاگر کرنے کے لئے ہر سال اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ایک مقابلہ مضمون نویسی ہوتا ہے امسال اس مقابلہ کے لئے عنوان ہے۔

"سیرت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ"

اوّل، دوم اور سوم آنے والوں کو بالترتیب دو سو، ڈیڑھ سو، اور [illegible] روپے نقد بطور انعام دیئے جائیں گے۔

ہر یہ مضمون کم از کم ۵ اور زیادہ سے زیادہ ۷ فل سکیپ صفحات پر مشتمل ہو اور ۳۱ رجولائی ۱۹۸۰ء تک اطفال الاحمدیہ مرکزیہ میں پہنچ جانا چاہیئے پتہ اور حوالے مکمل اور صاف لکھیں۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے انٹرویو

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے درخواستیں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۰ رجون ۱۹۸۰ء مقرر کی گئی تھی لیکن امیدواران کی سہولت کے لئے اس میں ۲۵ رجولائی ۱۹۸۰ء تک توسیع کر دی گئی ہے۔ اس کے بعد موصول ہونے والی درخواستوں پر غور نہیں ہو سکے گا۔

میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ اس لئے ایسے احمدی طلباء جو میٹرک کا امتحان پاس کر چکے ہیں اور زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں وہ فوری طور پر (۲۵ رجولائی ۱۹۸۰ء تک) مقامی جماعت کے صدر صاحب کی معرفت درخواستیں وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز ۳۰ راگست ۱۹۸۰ء بروز ہفتہ بوقت ۸ بجے صبح وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں ہوگا۔ داخلہ کے لئے امیدوار کی عمر ۱۷ سال یا اس سے کم اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

مطالعہ کتب

ماہ جولائی میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "فتح اسلام" مقرر ہے۔ خدام اس کا مطالعہ کریں۔

ماہ اگست میں حضور کا (جماعت سے خطاب) مقرر ہے خدام اس کو نوٹ فرمالیں اور مطالعہ کریں۔

حل شدہ پرچے

تمام مجالس خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ وہ حل شدہ پرچے جلد از جلد مرکز میں بھجوائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تقرر ناظمین اضلاع انصار اللہ

مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ صدر محترم مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے درج ذیل اصحاب کا انتخاب بطور ناظمین اضلاع انصار اللہ دسمبر، فتح ۱۹۸۲ء/۱۳۶۱ ہش تک منظور فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے آمین

مجالس اپنے اپنے ناظم ضلع سے بھرپور تعاون فرمائیں۔

(۱)	ناظم ضلع	راولپنڈی —	مکرم محمد سعید احمد صاحب،
(۲)	" "	لاڑکانہ —	" محمد اصغر اڈو صاحب
(۳)	" "	سکھر —	" قریشی عبد الرحمن صاحب
(۴)	" "	وہاڑی —	" ماسٹر شمس الدین صاحب
(۵)	" "	قصور	" چوہدری اللہ دتا صاحب
(۶)	" "	پشاور	" عبد السلام خان صاحب
(۷)	" "	جہلم	" سید بشیر احمد شاہ صاحب

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

"ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۴۷۴۴۲:۔

میں مہراں بی بی بیوہ خیر الدین صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن چک ۱۰۰ ر ب روڈ گا ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۰/۴/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) ۶ کنال اراضی واقعہ چک ۱۰۰ ر ب روڈ گا ضلع فیصل آباد مالیتی ۱۱۲۵۰/- روپے

(۲) حق مہر ۳۲/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت اراضی و پسران خود ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ مہراں بی بی بیوہ خیر الدین صاحب چک ۱۰۰ ر ب روڈ گا ۷۰ خاص ضلع فیصل آباد۔

گواہ شد: عبد اللہ ولد اللہ دین آرائیں چک ۱۰۰ ر ب روڈ گا ضلع فیصل آباد

گواہ شد: بشیر احمد ولد برکت علی چک ۱۰۰ ر ب روڈ گا ضلع فیصل آباد۔

مسل نمبر ۴۷۴۴۵:۔

میں محمد یحییٰ خان ولد محترم محمد عیسیٰ جان خان صاحب قوم × پیشہ سروس عمر بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا ضلع بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۰/۲/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔

اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۹۰۰/- ڈالر کینیڈین ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی و شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہو گا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد:۔ محمد یحییٰ خان کینیڈا۔

گواہ شد: عطاء محمد صاحب سابق ہیڈ کلرک دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ حال ٹورنٹو۔

گواہ شد: سید منصور احمد بشیر مبلغ انچارج کینیڈا۔

مسل نمبر ۴۷۴۴۶:۔

میں منیر احمد خان ولد محمود احمد خان صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوٹاوا ضلع کینیڈا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۹/۶/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی (۳) وقت مجھے مبلغ ۵۸۳/- ڈالر کینیڈین ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہو گا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد: منیر احمد خان ابن محمود احمد خان اوٹاوا کینیڈا۔

گواہ شد: عزیز احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد اوٹاوا کینیڈا

گواہ شد: سید منصور احمد بشیر مبلغ انچارج کینیڈا۔

آنکھوں کی کیورز

موتیابند کیور CATARACT CURE

سوزش چشم کیور EYES CURE

ضرب چشم کیور EYES INJURIES CURE

کمزوری نظر کیور EYESIGHT CURE

دھندلی نظر کیور FOGGY EYESIGHT CURE

کالا موتیا کیور GLAUCOMA CURE

ناخونہ کیور PTETRYGIUM CURE

گوہانجنی کیور STYES CURE

پندرہ روپے فی کیور کے حساب سے ملک بھر میں دستیاب ہیں

ایک سو گیارہ کیورز کی مکمل فہرست اور شرائط کاروبار کے لئے سٹاکسٹ حضرات رجوع فرمائیں۔

کیور ہومیوپیتھک میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان

لاہور کراچی ربوہ۔ فون ۶۰۶ / ۹۰۷

فون نمبر ۳۸۲۲

رہائش اور سرمایہ کاری کے لئے یکساں مواقع

- • سرگودھا میونسپل کمیٹی حدود کے اندر
- • تمام تر رہائشی سہولتوں سے آراستہ
- • نیو سیٹلائیٹ ٹاؤن سے ملحقہ
- • ایک بہتر رہائشی منصوبہ

الحمرا پارک

جہاں آپکو اپنی پسند کے مطابق ایک کنال، ۱۰ مرلے، ۷ مرلے اور ۵ مرلے کے رہائشی پلاٹس مل سکتے ہیں۔

رابطہ کے لئے: الحمرا اسٹیٹس 699 اے سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

جماعت احمدیہ کی تعلیمی ترقی کے بارے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے اہم ارشادات

مجلس مشاورت ۱۹۸۰ء کے موقعہ پر تعلیمی سکیم کے بارے میں حضور ایدہ اللہ کے ارشادات کا خلاصہ

مجلس مشاورت ۱۹۸۰ء کے ایجنڈا کی تجویز نمبر ۲ جماعت احمدیہ کے معیار تعلیم کے بارہ میں شوریٰ کمیٹی کی تعلیمی رپورٹ پر مشتمل تھی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے اسے جس صورت میں منظور فرمایا۔ اس کا ذکر تو فیصلہ جات شوریٰ میں ہے اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی تعلیمی ترقی کے بارے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اہم ارشادات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

آپ نے فرمایا:۔

"جب ہم نے یہ کمیٹی بنائی تھی اس وقت سے اب ہم بہت آگے نکل گئے ہیں۔ گزشتہ جلسہ سالانہ پر میں نے وظائف کا اعلان کیا تھا۔ کہ مستحق اور ذہین طلباء کو بغیر ذہنی نشوونما کے نہیں چھوڑا جائے گا۔ اس کا نام انعامی وظیفہ نہیں بلکہ ادائیگی حقوق طلباء رکھنا چاہیئے۔ جتنا کسی کا حق بنتا ہے۔ جماعت اس کا وہ حق ادا کرے۔ یعنی کسی کے حق کی ادائیگی میں جو کمی ہے وہ جماعت پوری کرے۔

فرمایا آئندہ دس برس کے اندر ہر احمدی قرآن کریم کی تعلیم اپنی عمر کے مطابق سیکھے۔ یہ کام خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ۔ لجنہ اماء اللہ کے ذمہ ہے۔ خدام نے کام شروع کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو احسن انجام تک پہنچنے کی توفیق عطا کرے۔ لجنہ کی رپورٹ آ چکی ہے۔ کراچی میں میں نے ۷ مارچ کے خطبہ جمعہ میں یہ اعلان کیا تھا کہ پہلے مرحلہ میں ہر احمدی گھرانے میں ایک تو تفسیر صغیر کا ہونا ضروری ہے اور دوسرے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ تفسیر قرآن بھی پڑھنی ضروری ہے جو سورۂ کہف تک پانچ جلدوں میں چھپ چکی ہے۔ میں نے اس سلسلہ میں خدام الاحمدیہ انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کو یہ ہدایت دی تھی کہ وہ ان کے لئے خریدنے کے لئے اپنی اپنی کلب بنائیں اور جماعت ایک کمیٹی بنائے جو ان ہر سہ تنظیموں میں co ordination پیدا کرے اور یہ دیکھے کہ ایک کتاب ایک گھر میں چار راستوں سے داخل نہ ہو۔ خدام الاحمدیہ کی تنظیم اگر اپنے خادم کو دے دے تو پھر لجنہ کو یا انصار کو یا جماعتی لحاظ سے اس گھر میں کتاب پہنچانے کی اس مرحلہ میں ضرورت نہیں۔ یہ جو سکیم میں نے کراچی سے شروع کی تھی آج اس میں وسعت پیدا کر رہا ہوں۔ اور اسے ساری جماعت کے لئے دینی تعلیم سکھانے کی بنیاد بنا رہا ہوں۔ یہ سکیم اس سال مکمل ہو جانی چاہیئے۔

(۲)

کراچی میں میں نے یہ اعلان بھی کیا تھا کہ ہر احمدی بچہ جس نے اس سال کوئی امتحان دیا ہے وہ پاس ہوا ہے یا فیل ہوا ہے۔ وہ مجھے خط لکھے۔ اب یہ ساری جماعت کے لئے اعلان ہے کہ پہلی کلاس (کنڈر گارٹن) سے لے کر پی ایچ ڈی تک امتحان دینے والا ہر احمدی بچہ (لڑکا اور لڑکی) مجھے خط لکھے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر ایک کے لئے خاص طور پر دعا کروں گا۔ اور دفتر کی طرف سے ان کو جواب بھی دیا جائے گا۔

پانچویں کلاس کے وظیفہ کا امتحان (جو غالباً ضلعی سطح پر ہوتا ہے) اس میں اوپر کی ۳۰۰ پوزیشنوں میں ہر ضلع میں جو احمدی بچہ آئے گا اسے میں اپنے دستخط سے دعائیہ خط اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی کتاب تحفہ کے طور پر اپنے دستخطوں اور دعائیہ فقرہ لکھ کر بھیجوں گا

آٹھویں کے وظیفہ کا امتحان جو غالباً ڈویژنل سطح پر ہوتا ہے اس میں ہر ڈویژن میں اوپر کی ۳۰۰ پوزیشنوں میں جو احمدی طالب علم آئے گا۔ اسے بھی اپنے دستخطوں سے دعائیہ خط اور کتاب تحفۃً بھیجوں گا۔

دسویں جماعت کا امتحان ایجوکیشن بورڈ لیتا ہے۔ ہر بورڈ کے امتحان میں Top کے ۲۰۰ لڑکوں میں جو بھی احمدی طالب علم/طالبہ آئے گا اس کو دستخطوں سے خط اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ کتب میں سے ایک تفسیر کی کتاب ان کی ذہنی قابلیت کی قدر کرتے ہوئے بھیجوں گا۔

ایف۔ اے / ایف ایس سی میں بھی ہر بورڈ میں اوپر کی ۲۰۰ پوزیشنوں میں جو بھی احمدی طالب علم آئے گا اسے بھی دعائیہ خط اور ایک تفسیر کی کتاب بھجوائی جائے گی۔

یونیورسٹی کے امتحان میں بی۔ اے کے لئے علیحدہ اور بی ایس سی کے لئے علیحدہ اوپر کے ۲۰۰ طلبہ۔ طالبات میں سے احمدی طلباء کے لئے اپنے دستخطوں سے دعائیہ خط اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر کی کتابوں میں سے ایک کتاب تحفۃً بھیجوں گا۔

ایم۔ اے / ایم ایس سی۔ میڈیکل یا انجنیئرنگ کے فائنل امتحان میں ہر مضمون میں Top (چوٹی) کی سات پوزیشنوں میں جو احمدی طالب علم آئے گا اسے دعائیہ خط تفسیر صغیر اردو یا انگریزی ترجمہ اپنے دستخط کر کے دعائیہ فقرہ کے ساتھ بھیجوں گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تعلیم کی بنیاد ذہن رسا پر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ وہ جماعت کو ذہین بچے عطا کر رہا ہے۔ پس جو بچے جینئس Genius ہیں۔ جماعت ان کی ہر قسم کی مدد کرے گی۔ تاہم آج ہر احمدی بچے کو ایک نظام میں باندھنا ضروری ہے۔ اس لئے میں دفتر کو یہ ہدایت دیتا ہوں کہ وہ ضلع وار اور پائیدار شکل میں رجسٹر بنائیں۔ پانچویں جماعت سے پی ایچ ڈی تک ہر ذہین بچے پر شفقت کی نظر رکھیں۔ ہر ایک بچے سے اس طرح تعلق رکھیں۔ جس طرح طبیب کی انگلیوں کا بیمار کی نبض کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔ جماعتیں اس بات کا خیال رکھیں کہ پہلی کلاس سے آخری کلاس تک کوئی احمدی بچہ نہ رہے۔ جس نے اس سال امتحان دیا اور مجھے اس کا خط نہ آئے۔ اس بنیاد پر دفتر نے رجسٹر بنانے ہیں۔

(۳)

جماعت احمدیہ میں اگلے دس سال میں (اور پھر ہمیشہ کے لئے) سکول کی عمر کا کوئی ایسا بچہ نہیں ہونا چاہیئے جو میٹرک سے پہلے سکول چھوڑ دے۔ ہر احمدی لڑکا میٹرک ضرور پاس کرے اور ہر لڑکی مڈل ضرور پاس کرے۔ جماعت اس بات کی بھی کوشش کرے کہ بچیوں کے لئے بھی ایسا انتظام ہو جائے کہ آئندہ ہر لڑکی کے لئے میٹرک تک پہنچنا ممکن ہو جائے۔

(۴)

بیرونی ملکوں کے بارے میں جائزہ لیا جا رہا ہے۔ سردست یہ سکیم صرف پاکستان۔ بھارت۔ بنگلہ دیش کی جماعتوں کے لئے ہے جو ۱۹۸۰ء سے شروع ہوتی ہے۔

ماہ صیام میں مسجد مبارک میں درس قرآن کریم

امسال رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ انشاء اللہ ماہ وفا ۱۳۵۹ ہش / جولائی ۱۹۸۰ء کے وسط سے شروع ہو رہا ہے۔ اس مقدس مہینے میں حسب سابق مسجد مبارک میں قرآن کریم کے درس کا انتظام کیا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مدرسین اور سامعین کو اپنی خوشنودی سے نوازے

درس نماز ظہر سے عصر تک ہوگا۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دستبرد نمبر ۵۲۵۸۳